ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-20

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر عظمیٰ نورین
لیکچرار، شعبہ اردو، جی سی ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ ۔
ڈاکٹر زونیرہ بتول
ای ایس ٹی، گورنمنٹ کمپریہنسو گرلز ہائر سیکنڈری سکول، فیصل آباد ۔
صدیق
لیکچرر، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف صوابی ۔

آنگن "کے نسوانی کرداروں کا نفسیاتی تجزیہ"

Dr. Uzma Noreen *
Lecturer Department of Urdu G.C Women University Sialkot.
Dr. Zonera Batool
EST Government Comprehensive Girls Higher Secondary School Faisalabad.
Saddique
Lecturer Department of Urdu University of Swabi.
***Corresponding Author:**

Psychological Analysis of the Female Characters in "Aangan"

Khadija Mastoor has written only two novels, “Aangan” and “Zameen”. But her novel “Aangan” is enough to keep her alive forever in the world of Urdu fiction. Among the female characters of “Aangan”, Aalia, Tehmina, Karim Bua Chhammi, and Najma are especially noteworthy. Aalia is the main character of this novel, the entire story seems to revolve around her. Khadija Mastur has used the

narrative technique in this novel. Among these characters, Tehmina is the only character who is seen in traditional dress. Despite loving Safdar, she dies of suffocation but could not express her love. Apart from this, all the characters are seen demanding an account of the injustice of men for centuries. Aalia's mother's role is that of a traditional mother. She made the life of Safdar miserable and was forced to leave home. Aalia's father considered him like a son, but even if he wanted to, he could not get Tehmina married to Safdar. Due to Aalia's mother's misbehavior, he did not return after going to Aligarh for education. Despite being the owner of the house, his father was afraid of Aalia's mother. After the end of the land tenure, the lady also sent the share of the property that she had received to her brother. She was so strict that she did not allow her husband to stay at home. As soon as he entered the house, she would start shooting arrows of sarcasm, so she was left with only the activities outside the house. She did not like her husband's participation in politics and struggle against the British. She considered the British as a source of mercy and always sang their praises, so this article focusses on the female characters of "Aangan".

Key Words: *Khadija Mastoor, "Aangan", "Zameen", Aalia, Tehmina, Karim Bua Chhammi, Najma, Safdar, Aligarh, British.*

"آنگن" خدیجہ مستور کا تقسیم ہندو پاک کے تناظر میں لکھا گیا ناول ہے جس میں انھوں نے سماجی، سیاسی اور اقتصادی بحران کو دکھایا ہے۔ ناول حقیقی زندگی کی تصویر کشی کرتا ہے۔ یہ گھر گھر کی کہانی ہے۔ کہانی کا آغاز فلیش بیک انداز سے ہوتا ہے پھر بعد میں اصل حالت تک مراجعت کی جاتی ہے۔ گھر کی محدود چار دیواری میں محدود یہ آنگن پورے برصغیر کے ہر گھر کا آنگن بن گیا ہے۔ اس ناول کے حوالے سے ڈاکٹر سلیم آزاد کے الفاظ یہ ہیں:

> "آنگن اپنے تاریخی موضوع، تہذیبی سچائی، فنی پختگی اور فکری شعور کا باعث میرے خیال میں اردو کا سب سے اچھا اور شاہکار ناول ہے جس نے خدیجہ مستور کو دنیائے ادب میں جاوداں بنادیا ہے۔"(۱)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-20

اس ناول میں اس وقت کے ہندوستانی ماحول کی عمدہ عکاسی کی گئی ہے۔ ناول کی کہانی کچھ اس طرح ہے کہ "عالیہ" اس ناول کا اہم کردار ہے۔ یہ ناول اسی کردار کے گرد گھومتا ہے۔ عالیہ اپنے ماں باپ اور ایک بہن کے ساتھ رہتی تھی۔ ان کے ساتھ ان کا ایک پھوپھی زاد بھی رہتا تھا۔ عالیہ کی ماں کو اس کا پھوپھی زاد ذرا بھی پسند نہیں تھا۔ اس وجہ سے عالیہ کے ماں اور باپ کے درمیان اکثر جھگڑے رہتے تھے۔ عالیہ اور اس کی بہن اپنی ماں سے بہت ڈرتی تھیں کیوں کہ ان کی ماں بہت تیز طراز عورت تھی اور وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ عالیہ کی چھوٹی بہن جو اُس پھوپھی زاد سے محبت کرتی تھی لیکن وہ ڈر کے مارے اپنی ماں سے یہ کہہ نہ سکی اور جب اُس کی ماں دوسری جگہ اس کی شادی کرنا چاہی تو اس نے زہر کھا کر خودکشی کی۔ اس واقعے سے گھر میں ایک طوفان آ گیا اور عالیہ بہت غمزدہ رہنے لگی۔

عالیہ کے والد چوں کہ اُس وقت برصغیر کی سیاست میں حصہ لینے لگے تھے اسی وجہ سے اکثر جیل میں بند کر دیے جاتے تھے۔ اس وجہ سے عالیہ اس کی ماں کو چچا کے گھر رہنا پڑا تھا۔ عالیہ کا چچازاد بھائی جمیل اُس سے شادی کا خواہش مند تھا لیکن عالیہ نے انکار کیا اور بعد میں اُس کی ایک اور چچازاد چھمی نے جمیل سے شادی کی۔ اس دوران تقسیم کا واقعہ وقوع پذیر ہو جاتا ہے اور عالیہ اپنی ماں کے ساتھ پاکستان آ جاتی ہے۔ اس طرض عالیہ بن بیاہی رہ جاتی ہے اور اس طرح ناول اختتام پذیر ہو جاتا ہے۔

اس ناول میں پہلا نسوانی کردار عالیہ کا ہے جو پورے ناول پر چھایا ہوا ہے۔ اس کردار کے ذہنی بہاؤ اور فضا کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ عالیہ ایک جذباتی مگر حساس طبع لڑکی ہے۔ یہ کردار دل کش اور توانا ہے۔ ناول نگار نے اس کردار کی تعمیر پر سب سے زیادہ محنت کی ہے۔ عالیہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی بہت زیادہ غور سے دیکھتی اور اُن پر غور کرتی ہے۔ ان کا ایک پھوپھی زاد صفدر جو ان کے گھر رہتا تھا، جو اس کی ماں کو ذرا بھی پسند نہیں تھا۔ اس بات کا اندازہ ذیل کے اقتباس سے ہو جاتا ہے:

> "صفدر بھائی کتنے وجیہہ مگر کسی مسکین صورت کے تھے۔ ان کی مسکینی کی وجہ اماں کی بھرپور نفرت تھی۔ اباجان ان سے اس قدر محبت کرتے تھے۔ ان کی ذرا ذرا سی ضرورتوں کا خیال رکھتے۔۔۔ اماں کو کس قدر دکھ تھا کہ صفدر بھائی ان کے شوہت کے پیسے سے پڑھ پڑ کر

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-20

> ایف۔اے پاس ہوئے ہیں اور روزگار کی پرواکیے بغیر ٹھاٹ سے الم غلم کتابیں پڑھا کرتے ہیں۔"(۲)

عالیہ صفدر بھائی سے اماں کی نفرت کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتی تھی بلکہ چاہتی تھی کہ گھر میں نفرتیں اور کدورتیں نہ ہوں بلکہ وہ گھر کو محبت کا گہوارہ اور اُس میں ہم آہنگی کے ماحول کی چاہت رکھتی ہے۔عالیہ مخصوص رکھ رکھاؤ اور روایتی اقدار سے محبت کرنے والی لڑکی تھی۔ جب اس کی بہن خودکشی کر لیتی ہے تو وہ اس سے بہت برا اثر لیتی ہے لیکن ایک مشرقی لڑکی ہونے کی وجہ سے حالات کو بدلنے کی نہ تاب ہے اور نہ ہمت۔ وہ سب کچھ دیکھتی اور سنتی رہتی ہے لیکن بس خاموش تماشائی بنی رہتی ہے۔ وہ حالات کے دھارے میں بہتی رہتی ہے۔اُس کی اس کیفیت کے بارے میں ناول نگار لکھتی ہیں:

> "اُسے ابا جان سے شدید محبت ہوتی جارہی تھی اور ماں کی جھگڑالو طبیعت سے بیزاری بڑھتی جاتی۔ مگر جب اماں کو روتے دیکھتی تو اس کا دل تڑپ اٹھتا۔یہی جی چاہتا کہ اماں کو کلیجے میں چھپالے۔"(۳)

عالیہ اس قدر نرم دل ہے کہ سب پر جان نچھاور کرنا چاہتی ہے۔ وہ کسی پر ظلم ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔ وہ ایک سنجیدہ اور متین کردار ہے۔اس کردار کی یہ خوبی ہے کہ یہ ہر قسم کے حلات سے سمجھوتا کر سکتی ہے۔بہن کی خودکشی نے اگرچہ اسے بجھادیا ہے لیکن اس کے باوجود اس کا حوصلہ قابلِ دید ہے۔ البتہ اس کی ایک خاص بات یہ ہے کہ وہ کسی کو بھی اپناراز دار نہ بنا سکی اور آخر تک اندہی اندر سب کچھ برداشت کرتی رہی۔ اس سے اس کے اندر گھٹن کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اس کے اندر کی خامیاں اماں اور ابا کی وجہ سے بیدار ہوئی ہیں لیکن فکری پختگی، تصوراتی آسودگی اور جذباتی مد و جذر اس کی اپنی پیدا کردہ ہے جو اس کی شخصیت کو پُر وقار اور دلچسپ بناتی ہیں۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

> "اسے خود حیرت تھی کہ ابا کی بے اعتنائیوں کے باوجود وہ انھیں سب سے زیادہ کیوں چاہتی تھی۔ کیسا جہاں آباد تھا۔ ابا کی شفیق آنکھوں میں وہ ابا کے خلاف کبھی اک لفظ بھی تو نہ کہہ سکی۔"(۴)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-20
ماخذ تحقیقی مجلہ

وہ اپنے والدین سے بے حد محبت کرتی تھی۔ اس کا ثبوت کہ وہ پاکستان نہیں جانا چاہتی تھی مگر اماں کی وجہ سے پاکستان جانا پڑ رہا تھا۔ اُس وقت کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

> "ـــــــ عالیہ کا کلیجہ کٹ رہا تھا۔ آنسو پونچھ کر وہ خاموش بیٹھی رہی۔ جی ہی جی میں گھٹ رہی تھی۔ مگر ایک لفظ بھی نہ بول سکی۔۔۔وہ آہستہ آہستہ ٹہلنے لگی۔ کیسی عجیب سی حالت ہو رہی تھی جیسے سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیت کسی نے چھین لی ہو۔"(۵)

ناول میں دکھایا گیا ہے کہ جب عالیہ جمیل کے ساتھ شادی سے انکار کر دیتی ہے اور چھمی (عالیہ کی چچا زاد) کی جمیل سے شادی ہو جاتی ہے تو عالیہ کو ایک دم احساس ہو جاتا ہے کہ جمیل کے ساتھ شادی نہ کر کے اُس نے بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔ تب اُس کے جذبات دیکھنے والے ہوتے ہیں جب اُسے چھمی کا خط ملتا ہے جس میں اُس کی شادی بخیر و عافیت ہونے کی اطلاع ملتی ہے۔ اقتباس سے ہی اندازہ ہوتا ہے کہ عالیہ کی کیا حالت ہوئی ہوتی ہے۔ اقتباس یہ ہے:

> "اور جب وہ اپنے کمرے میں بے سدھ پڑی تھی تو اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ چھمی نے اس کے سینے پر دھم دھم کرتی چلی گئی۔
>
> "میں آپ کو پرادیا بجیا! میں نے آپ کو ہرادیا بجیا۔"(۶)

مذکورہ بالا اقتباس سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ عالیہ کس قدر تکلیف اور اذیت میں مبتلا تھی۔

غرض یہ کہ عالیہ کے کردار میں ہمیں ایک مغموم اور لاچار لڑکی نظر آتی ہے۔ اس نے اپنے آپ کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دیا ہے جیسا کہ ہماری مشرقی لڑکیاں کرتی ہیں۔ اس کے کردار کے حوالے سے اقبال مسعود لکھتے ہیں:

> "عالیہ کے ذہن کو الگ سٹیج بنا کر اور ناول کو فیڈ آؤٹ اور فیڈ ان کے اصولوں پہ پیش کرنا فن کے لحاظ سے قابلِ اعتراض تو نہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ عالیہ کے ذہن کو محدود کر دینا ضرور قابلِ اعتراض ہے۔ آخر اس حقیقت کو کس طرح نظر انداز کیا جائے کہ عالیہ تو پڑھی لکھی ہے۔ باشعور لڑکی ہے اور وہ جیسے جیسے بڑے چچا کا سیاسی لیکچر بھی ہضم کرنے میں مصروف

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-20
ماخذ تحقیقی مجلہ

ہے۔ ان حالات میں اس کے ذہن میں سیاست اور اس کے محرکات کا واضح شکل اختیار نہ کرنا کہاں تک قرین قیاس ہے۔"(۷)

الغرض عالیہ کے کردار پر خدیجہ مستور نے کافی محنت صرف کی ہے۔ البتہ ایک مرکزی کردار ہونے کے ناطے اگر عالیہ سیاست میں بھی حصہ لیتی تو یہ کردار زیادہ جان دار بنایا جاسکتا تھا۔ بہر حال اس ایک خامی کے علاوہ عالیہ ایک سمجھ دار اور باشعور لڑکی ہے۔ چھمی اس ناول کا دوسرا اہم اور خاصا جان دار کردار ہے۔ اگرچہ یہ مرکزی کردار نہیں لیکن نسوانی حسن کا ایک بہترین شاہکار ہے۔ اس کردار میں بے باکی، بے خوفی اور تیزی وطراری ہے۔ اس کردار میں زندگی کا تمام حسن بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ البتہ اس کردار میں کچھ خامیاں بھی ہیں۔ ایک تو یہ کہ چھمی کسی کو خاطر میں نہیں لاتی اور منہ پھٹ ہے۔ حد سے زیادہ شوخ و چنچل ہونے کی وجہ سے مغرور بھی ہے۔ گھر میں سب کی لاڈلی ہونے کی وجہ سے بے معنی اچھل کود کرتی ہے۔ بچوں کی طرح حرکتیں کرتی ہے۔ اتنی تیز طرار ہے کہ کوئی اس کے منہ نہیں لگتا۔ اگر لگ بھی جائے تو اس کی خیر نہیں ہوتی۔ عالیہ اس کے حسن و جوانی سے جلتی بھی ہے۔ چھمی کے والدین اس کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے اس لیے گھر میں سب اس سے پیار کرتے ہیں کیوں کہ وہ ایک یتیم لڑکی ہے۔ اس وجہ سے اس کے اندر الھڑ پن آ گیا ہے۔

چھمی جمیل بھائی سے پیار بھی کرتی ہے، لیکن جمیل عالیہ کا دیوانہ ہے۔ چھمی سیاست میں بھی چلسپی لیتی ہے اور محلے کے بچوں کو اکٹھا کر کے جلوس بھی نکالتی ہے۔

چھمی کے کردار کے حوالے سے اسلم آزاد لکھتے ہیں:

"چھمی کی شخصیت قارئین کے لیے بے حد پرکشش ہے۔ اس میں زندگی اور جان داری ہے۔ مساعد حالات اور ناساز گار صورتِ حال اس کے کردار کو ناہموار کر دیتی ہے۔ چڑچڑا پن اور بد مزاجی اس کی صفت بن جاتی ہے۔ گھر کے افراد کی پروا نہیں کرتی بے حد فعال اور متحرک ہے۔ چھمی پڑھی لکھی نہیں ہے مگر حالات کو دیکھتے ہوئے بھی وہ عالیہ کی طرح خاموش نہیں رہ سکتی۔"(۸)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-20
ماخذ تحقیقی مجلہ

پہلے اس کی شادی ایک اور جگہ کر دی جاتی ہے مگر اس کے سسرال والے اس کے شوہر سمیت پاکستان چلے جاتے ہیں۔ اس لیے اس کے بعد یہ جمیل بھیا سے شادی کر لیتی ہے۔

چھمی کا کردار عالیہ کے مقابلے خاصا جان دار ہونے کے ساتھ اس کے مقابلے کا کردار بن جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جو خوبیاں عالیہ میں ہیں وہی چھمی کی خامیاں بن جاتی ہیں۔ اگر عالیہ ڈرپوک ہے تو چھمی بے خوف ہے۔ اگر عالی کہ سیاست میں دلچسپی نہیں تو چھمی سیاست پر جان دیتی ہے۔ عالیہ قبول صورت اور سانولی سی ہے جب کہ چھمی گوری چٹی اور نسوانی حسن کا دل کش نمونہ ہے۔ عالیہ عالیہ چپ چپ اور جب کہ چھمی خاصی شوخ ہے۔ عالیہ کسی کے منہ پر کچھ نہیں کہہ سکتی جب کہ چھمی خاصی منہ پھٹ اور ہر بات بے دھڑک اور منہ پر کہنے والی ہے۔

چھمی جمیل بھیا کی عاشق ہے۔ وہ کہتی ہے:

> "پھر بجیا جمیل بھیا مجھے اچھے لگنے لگے۔ اپنے کھانے کے پانچ روپے بڑی چچی کو دے دیتیباقی سارے جمیل بھیا کو۔ میں نے ان تین برسوں میں ایک کپڑا بھی نہیں بنوایا۔ دیکھا ہے نا آپ نے میرے سارے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں۔"(۹)

اوپر کے اقتباس سے یہ اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگتی کہ چھمی بھی ایک خالص مشرقی لڑکی ہے۔ اس کی پہلی والی شادی اس کے مزاج کے خلاف خاندان سے باہر کر دی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ خوش نہیں رہتی۔ وہ تو اچھا ہوا کہ وہ لوگ پاکستان چلے گئے اور چھمی کی جان چھوٹ گئی ورنہ وہ خودکشی کرنے پر تار ہو چکی تھی۔

"آنگن" کے نسوانی کرداروں میں عالیہ اور چھمی کے علاوہ ایک اور مغرور اور فسادی کردار عالیہ کی ماں کا ہے۔ یہ ایک کینہ پرور عورت ہے۔ اس میں ایک قسم کی اکڑ ہے۔ یہ کسی کو پسند نہیں کرتی۔ خاندانی برتری کے احساس نے اس کے ذہن میں خناس بھر دیا ہے۔ اپنے کو نوابی شان و شوکت کے بل بوتے پر سب سے الگ تھلگ اور منفرد سمجھتی ہے۔ یہ بہت تیز اور مکار عورت ہے۔ جھگڑا اور طنز کرنے میں اس کا ثانی نہیں ہے۔ یہ بہت موقع پرست عورت ہے۔ اس کے کردار کے حوالے سے ناول سے ایک اقتباس دیکھیں:

> "شادی میں صرف چند دن رہ گئے تھے۔ اماں سخت مصروف اور خوش تھیں۔ کسی کسی وقت انھیں یہ فکر ستانے لگتی کہ ان کے بھائی اور بھاوج نے ہفتے پہلے پہنچنے کو لکھا تھا مگر کسی وجہ سے

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-20

نہ پہنچ سکے۔ وہ برابر ان کا ذکر کرتی رہتیں۔۔۔۔۔اس ملک کی بدلتی ہوئی رتیں بھی تو بھا بھی کی طبیعت کو راس نہیں آتیں۔ ذرا میں انھیں زکام ہو جاتا ہے۔ معدہ الگ خراب رہتا ہے۔ کہیں نہ کہیں دعوت میں اس غریب کو مرچیں کھانا پڑ جاتی ہیں۔ بھلا مرچ بھی کھانے کی چیز ہے۔"(۱۰)

عالیہ کی ماں نے کبھی بھی اپنے شوہر کے ساتھ حالات پر سمجھوتہ نہیں کیا وہ ہمیشہ عالیہ کے والد سے لڑتی تھی۔ اپنی غفلت، بد مزاجی، خود غرجی اور چڑ چڑے پن نے انھیں ذہنی مریض بنا دیا تھا۔ وہ ہر وقت الجھنوں کا شکار رہتی تھی۔ "آنگن" میں اس کی زبانی ایک اقتباس دیکھیں:

"اس صفدر بد ذات کا باپ ایک غریب کسان کا بیٹا تھا۔ اس کا دادا اور باپ تمہارے دادا کی زمینوں پر کام کرتے تھے۔ اس کے علاوہ گھر کے کاموں کو بھی نوکروں کی طرح انجام دیتے تھے۔۔۔۔۔ تمہاری دادی۔۔۔۔۔۔کی سختی کا یہ عالم تھا کہ جب کبھی نوکر چاکر سے ناراض ہوتیں تو بٹی ہوئی رسی لے کر اس کی کھال ادھیڑ دیتیں۔ ہائے کیا غرور تھا۔ کیا رعب تھا۔ جدھر سے گزرتیں لوگوں کی روح قبض ہو جاتی۔ مگر صفدر کے باپ داد سے ہمیشہ عنایت سے بولا کرتیں۔۔۔۔۔۔ ایک دن تمہاری دادی نے اپنی انکھوں سے دیکھ لیا کہ سلمہ پھوپھی صفدر کے باپ کا ہاتھ پکڑے سرگوشیاں کر رہی ہیں۔ اس دن سلمہ پھوپھی کو کمرے میں بند کر کے اتنا مارا کہ سارا جسم نیلا ہو گیا۔۔۔۔۔ سلمہ نے بھاگ کر نکاح کر لیا۔ صفدر کی پیدائش پر سلمہ کو دق ہو گئی اور کچھ دن ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئی۔"(۱۱)

عالیہ کی اماں کا کردار ہمیشہ ایک دل کش اور زندگی سے بھرپور جیتا جاگتا کردار ہے۔ وہ ایک اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور اس پر فخر کرتی ہیں۔ اسی بل بوتے پر تو وہ اپنے سسرال پر حکومت کرتی ہیں۔ ہر ماحول میں چاہے جس طرح بھی ہو ایڈجسٹ ہو جاتی ہیں۔ چاہے سازشیں ہوں یا جھوٹ موٹ کی اداکاری ہو وہ کبھی ہار نہیں مانتیں۔ جس طرح آخری عمر میں انسان کی تمام تر توانائیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اس طرح آخری عمر میں بھی عالیہ کی اماں کا غرور کچھ کم ضرور ہوا تھا مگر اتنا بھی نہیں۔ ملاحظہ ہو عالیہ کے الفاظ:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-20
ماخذ تحقیقی مجلہ

"اماں نے وقت سے سمجھوتا کر لیا تھا۔ بہت اونچے بیٹھے بیٹھے ذرا نیچے سرک آئیں تھیں۔ پر اتنی بھی نہیں کہ چچی کے قریب بیٹھ گئی ہوں۔ ان کے چہرے پر اب بھی تیس روپے مہینے کا غرور اور اس دولت کا سکون تھا جو ان کے بھائی کے پاس جمع تھی۔ اور حفاظت کا وہ سایہ بھی ان کے ساتھ لگا ہوا تھا جیسے اکلوتے بھائی نے جنم دیا تھا۔ "(۱۲)

عالیہ کی اماں ایک باہمت اور باحوصلہ خاتون تھیں۔ انھوں نے کبھی بھی ہمت اور حوصلہ نہیں ہارا۔ ایک اور اقتباس ملاحظہ ہو۔ جب بڑے چچا، عالیہ اور اُس کی ماں کو پاکستان جانے سے منع کر رہے ہیں:

"آپ بڑے حق دار بن کر آ گئے۔ نہ کھلانے کے نہ پلانے کے، کون سا دکھ تھا جو یہاں آ کر نہیں جھیلا، میرے شوہر کو بھی آپ ہی نے چھین لیا، آپ ہی نے انھیں مار ڈالا۔ میری لڑکی کو یتیم کر دیا اور اب حق جتا رہے ہیں۔ "(۱۳)

حالاں کہ حالات اس کے برعکس تھے کیوں کہ عالیہ کے ابا جیل میں تھے تو بڑے چچا دونوں کو گھر لائے۔ ان کے کھانے رہنے کا انتظام کیا۔ عالیہ کو کبھی بھی اپنی سگی بیٹی ہونے کا طنعہ نہیں دیا۔ ان دونوں کو خوش رکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوری۔ عالیہ کے والد کے لیے اچھا وکیل کرنے کی کوشش ک لیکن پیسے کی کمی کی وجہ سے ایسا نہ کر سکے۔ ان سارے احسانات کے جواب میں عالیہ کی ماں نے ہمیشہ انھیں طعنوں پر رکھا۔ البتہ اماں صرف اپنے بھائی کے کاموں سے خوش ہوتی تھیں، ایک جگہ کہتی ہیں:

"بھائی ہو تو ایسا—میرے آرام کے لیے اس نے کیا نہیں کیا۔ اب انگریزوں میں یہ قاعدہ نہیں کہ سب ہر وقت سر پر ناز رہیں۔ اگر ہمارے ہاں جیسا قاعدہ ہو تا تو بھائی یک منٹ کے لیے جدا نہ کرتا۔ "(۱۴)

مجموعی طور پر کیا جا سکتا ہے کہ "آنگن" کے نسوانی کردار خاصے جان دار ہیں۔ عالیہ، چھمی اور اماں کے کرداروں میں ہر طرح کی خصوصیات یک جا ہیں جو انھیں معاشرے کا ایک اہم اور متحرک فرد بناتی ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-20

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر اسلم آزاد، دیباچہ 'آنگن' از خدیجہ مستور، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۰ء، ص ۴

۲۔ خدیجہ مستور، آنگن، ایضاً، ص ۱۴

۳۔ ایضاً، ص ۴۵

۴۔ ایضاً، ص ۷۰

۵۔ ایضاً، ص ۳۰۲

۶۔ ایضاً، ص ۳۴۰

۷۔ اقبال مسعود، چار ناول، مشمولہ، آج کل دلی، جون ۱۹۸۱ء، ص ۳۵

۸۔ ڈاکٹر اسلم آزاد، اردو ناول آزادی کے بعد، مکتبہ عالیہ، لاہور ت، ۱۹۹۱ء، ص ۲۰۲

۹۔ خدیجہ مستور، آنگن، ص ۱۱۵

۱۰۔ ایضاً، ص ۶۰

۱۱۔ ایضاً، ص ۱۵

۱۲۔ ایضاً، ص ۱۱۵

۱۳۔ ایضاً، ص ۲۹۰

۱۴۔ ایضاً، ص ۳۰۳